بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہادر یار جنگ شاعر بھی تھے اور

خلق تخلص فرماتے تھے۔ مرحوم

سید نجم الدین صاحب المعی سے شرف تلمذ

حاصل تھا۔

تلاش و جستجو سے جو کلام فراہم

ہو سکا۔ پہلی بار کتابی صورت

میں شائع کیا گیا۔

نذیر الدین

بہادر یار جنگ کا غیر مطبوعہ کلام

مرتبہ — نذیر الدین احمد

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ۹

بہادر یار جنگؒ کا غیر مطبوعہ کلام

(مرتبہ)

مولوی نذیر الدین احمد صاحب (عثمانیہ)

سابق میونسپل کونسلر

بہ اہتمام

ابراھیم بن عبداللہ مسقطی

ناشر

قائد ملت اکیڈمی جیلہ پورہ حیدرآباد ۲

قیمت: پچاس پیسے

طبع اول	پانچ سو
تاریخ اشاعت	جنوری ۱۹۷۱ء
قیمت	پچاس پیسے
کتابت	محمد مظہر
طباعت	نیشنل فائن پرنٹنگ پریس
سرورق	ایم ۔ اے ۔ غفار (آرٹسٹ)
طباعت سرورق	ڈالٹن پریس

بہ اهتمام ابراہیم بن عبداللہ مسقطی

ملنے کے پتے:

۱ نیشنل بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد

۲ حیدر اینڈ سنس مچھلی کمان حیدرآباد

۳ حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد

آہ - سرور خاں!

دوران طباعت یہ دلخراش خبر ملی کہ ہمارا عزیز
دوست اور سچا عوامی خدمت گذار غریبوں کا ہمدرد
عزیزوں اور دوستوں کا بہی خواہ ۔ بھائی سرور خاں
ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

انتساب

میں اپنی اس کاوشں کو اپنے کرم فرما دوست
اور حضرت قائد ملت کے شیدائی و عزیز
جناب سرور خاں صاحب (سابق رکن بلدیہ)
کے نام معنون کرتا ہوں۔

جناب سرور خاں صاحب کے پرخلوص تعاون
سے حصولِ مواد میں مجھے بڑی مدد ملی۔
اللہ انھیں جزائے خیر دے۔

نذیرالدین احمد

ترتیب

نشان سلسلہ	عنوان	صفحہ نمبر
۱	ابتدائیہ مولوی نذیرالدین احمد	
۲	رفعت شانِ احمدی	۱۳
۳	نذرِ بارگاہِ رسالتؐ (فارسی)	۱۴
۴	کیا مجو بے نوا فقیر کے پاس	۱۵
۵	ہم کس کو تیرے بعد کہیں آفتاب علم	۱۶
۶	بیگم صاحبہ کے نام منظوم خط	۱۸
۷	قسطنطنیہ	۲۱
۸	مرگِ آرزو	۲۲

۹	آپ جائیں گے تو اللہ کی رحمت ہو گی	۲۴
۱۰	وصل ہر سجدہ نماز ہے آج	۲۶
۱۱	ناقص بھی مدینہ کا کامل نظر آتا ہے	۲۷
۱۲	روئے تو قبلہ گاہے کوئے تو سجدہ گاہے (فارسی)	۲۸
۱۳	کفِ قاتل میں خنجر دیکھتے ہیں	۲۹
۱۴	باغ ادب	۳۰
۱۵	ایک دنیائے رنگ و بو دیکھی	۳۱
۱۶	اہلِ محفل ہیں گوش بر آواز	۳۲
۱۷	لوگ کہتے ہیں غزل یہ کسی استاد کی ہے	۳۳
۱۸	سنبھل جائیں میں آگ برسا رہا ہوں	۳۴
۱۹	خونِ مسلم سے دکن کی سرزمیں ہے لالہ زار	۳۶
۲۰	چمن زارِ دکن کو اپنے خونِ دل سے سینچا ہے	۳۸
۲۱	رباعیات و قطعات	۳۹
۲۲	بکھرے موتی	۴۵
۲۳	اشعارِ غزل	۵۰

—٭—

ابتدائیہ

الحمد للہ! فروری ۱۹۶۰ء میں قائد ملت کے نقوش قلم کی اشاعت کے تحت جو سلسلہ نگارشات بہادر یار جنگ سے شروع ہوا اسی سلسلہ کی سات کتابیں خطوط بہادر یار جنگ، بہادر یار جنگ کے خطوط مشاہیر کے نام، بہادر یار جنگ کا سفر نامہ بلاد اسلامیہ، خطبات قائد ملت مکتوبات بہادر یار جنگ اور مکاتیب بہادر یار جنگ کے نام سے جملہ آٹھو کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اب جنوری ۱۹۷۰ء میں "بہادر یار جنگ کا غیر مطبوعہ کلام" پیش خدمت ہے۔

حضرت قائد ملت کی وفات کے پورے چھبیس ۲۶ برس بعد پہلی مرتبہ ایک منظم پروگرام کے تحت حضرت قائد ملت کے نقوش قلم کی اشاعت کا یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے یقیناً یہ مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ ان کے اس جلیل القدر اور عظیم المرتبت قائد کی تصانیف پراگندہ حالت میں ہیں۔ مسلم قوم کی اپنے اسلاف سے غفلت اور سرد مہری کوئی نئی بات نہیں ہے۔ نواب صاحب کی نگارشات کا قیمتی سرمایہ اب بھی مختلف لوگوں کے پاس الماریوں اور صندوقوں

ں دفن ہے۔ لیکن ہماری تلاش و جستجو سے جو کچھ ہیں مل سکا اسے امتداد
زمانہ کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کی اور قوم کی اس امانت کو قوم تک پہنچانے
کی مقدور بھر کوشش کی ہے اس کے باوجود اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا
ہے کہ ابھی بہت کچھ مواد تلاش و جستجو کی منزلوں میں ہے۔

زیر نظر مجموعۂ اشعار موسومہ "بہادر یار جنگ کا غیر مطبوعہ کلام" بھی اوراق
پریشاں ہی سے دستیاب ہوا ہے۔ مسلم قوم کا یہ عظیم رہبر جس نے اپنے نطق کی
سحر البیانی سے سوئی ہوئی قوم کو جگایا، مسلمانوں کو ادبار کی تاریکیوں سے نکالا
اپنے آرام کی جگمگاتی زندگی سے منہ موڑ کر نرم بستر اور گرم لحاف سے نکل کر اپنی عوامی
زندگی کی ابتدا کی بیس ہزار نفوسِ انسانی کو مشرف بہ اسلام کیا۔ ریاستی مسلمانوں
کے مسائل کی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا، مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے منتشر
مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کیا۔ غرض ہزاروں خوبیوں کی مالک اس شخصیت نے
اپنی زندگی کی آخری ساعتوں تک اپنی نوائے شوق و صدائے حق سے سوتوں
کو جگاتا رہا، اور مسلمانوں کے اقتدار کی حفاظت و صیانت کے جرم میں ۲۵ ر
جون ۱۹۴۴ء کو ناپاک سیاسی مصلحتوں کے ہاتھوں پیش کردہ حقہ کے ایک ہی
کش میں جاں بحق ہوگیا۔ اور اس طرح اللہ رسول اور آلِ رسول کا ذکر کرنے والی
زبان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چپ ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قیس سا پھر نہ اٹھا کوئی بنی عامر میں
فخر ہوتا ہے گھرانے کا سدا ایک ہی فرد

حضرت قائد ملت نواب بہادر یار جنگ کو شعر و شاعری سے اوائل عمری
ہی سے غیر معمولی دلچسپی تھی متقدمین اور دورِ حاضر کے شعرا کے ہزاروں اردو

فارسی اور عربی شعر نوک زبان تھے۔ اور جب کبھی طبیعت موزوں ہوتی تو وہ خود بھی شعر کہتے اور بعض دفعہ ماحول خود ان سے شعر کہلواتا۔ نہ کبھی شعر کہنے سے پہلے اہتمام ہوتا نہ بعد میں اس کی حفاظت کا خیال۔ وہ سیاسی گتھیوں کو سلجھانے اور قومی مسائل سے ان کی دلچسپی اور انہماک کے باعث ان کی زندگی کا ہر لمحہ چوں کہ قوم کا سرمایہ تھا اس لیے انھیں بہت کم شعر کہنے کا موقعہ ملا و لیسے وہ اس جذبہ کو عمداً بھی دباتے۔ اپنی شاعری کے متعلق وہ خود فرماتے ہیں:

"بیسویں صدی عیسوی کے ہر نوجوان کی طرح شاعری کا خبط شعور کی ابتدا کے ساتھ پیدا ہو چکا تھا اور شوقِ شعر گوئی نے شعرا کے تذکروں اور دواوین کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔ آج اپنے کلام کا پرانا نمونہ سامنے آجاتا ہے تو بے اختیار ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگتی ہے۔ لیکن آج سے پچیس برس قبل ہم اپنے آپ کو غالب اور ذوق سے کچھ زیادہ نہیں تو کچھ کم بھی نہ سمجھتے تھے ہماری شعر گوئی اور مطالعہ دواوین کا سب سے اچھا وقت صبح کے ابتدائی لمحات ہوا کرتے تھے جیسے جیسے ادب نے ایک معیاری کیفیت پیدا کی تو خود بخود یہ احساس ہونے لگا کہ شاعر پیدا ہوتا ہے بنتا نہیں اور ہماری میز سے ہٹ کر دواوین الماریوں کی زینت بن گئے، اور بانگِ درا کے سوا میز پر کچھ باقی نہیں رہا۔ آخری دور میں اگر کسی کے کلام نے اقبال کے کلام کا ساتھ دیا تو وہ مولانا روم کی مثنوی اور سعدی کی گلستان تھی۔"

ایک اور جگہ فرماتے ہیں "میں بالارادہ اس جذبے کو دباتا ہوں کیونکہ شاعر بالعموم عمل سے دور ہوتے ہیں اور مجھے کچھ کام کرنا ہے۔" پھر بھی جیسا یہ جذبہ قوی ہوتا فی البدیہہ کچھ نہ کچھ کہہ جاتے فرماتے تھے کہ "بالعموم میرا ذہن

اس وقت شاعری کرنے لگتا ہے جب میں موٹر میں بیٹھا ہوتا ہوں ورنہ اوقات میں تو اس کی فرصت بھی نہیں ملتی۔"

خلق تخلص فرماتے تھے اور مولوی سید نجم الدین صاحب المعی سے شعر و شاعری میں شرف تلمذ حاصل تھا۔ قائدِ ملت نے ویسے بھی کئی سو شعر فرمائے ہیں لیکن یہ موتی کبھی بکھرے پڑے ہیں۔ بڑی تلاش و جستجو کے بعد جو سرمایہ ہمیں دستیاب ہو سکا وہ تبرکاً پیش خدمت ہے۔

حضرت قائدِ ملت کو شاعر او شاعری سے کس درجہ شغف تھا اس کا اندازہ حضرت قائدِ ملت کے ایک مضمون بعنوان "شاعری" سے ہوتا ہے جس میں وہ شاعر کی اہمیت اور شاعر کی عظمت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس دن کرۂ ارضی میں شادیانے بجے ہوں گے اور سمع انسانی نے خوشیاں منائی ہوں گی جب کہ فرزند آدم کی زبان سے پہلی مرتبہ کلام موزوں نکلا۔ تاریخ ساکت ہے اور ہمارا علم تہی دامن کہ اس کلام موزوں کا موضوع کیا ہو گا۔ وہ جذبات عشق و محبت تھے یا نفرت و عداوت، ہجو خیر تھی یا ستائش خویش، پستی کا احساس تھا یا عظمت و شان کا اظہار۔ لیکن اگر شاعری کسی وجدانی کیفیت کا نام ہے تو ہم کم از کم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اس کلام موزوں کے اتباع کرنے والوں کو "شاعر" کا لقب ملا نہ ہو گا۔

خدا نے ام الکتاب میں سب سے پہلے اپنی صفات الوہیت و رحمت کا ذکر کیا ہے کیا تعجب ہے کہ اس اشرف المخلوقات نے رب رحیم کے جلوہائے حسن و جمال ہی سے سب سے پہلے تاثر قبول کیا ہوا اور اس کی حمد و ثنا میں زبان کھولی ہو۔"

شاعر کی کتنی اچھی تعریف کی ہے فرماتے ہیں: "شاعر فطرت و قدرت
وہ شاگرد رشید ہے جس کی عقل پردوں کو اٹھاتی ہے جس کی آنکھیں
رار کو دیکھتی اور جس کی زبان حقیقتوں کو مجاز کی صورت میں ہمارے سامنے
ش کر دیتی ہے۔" اسی مضمون میں شاعری کی بے راہ روی
ے متعلق کتنا پرلطف اشارہ کیا ہے۔ لکھتے ہیں: "شاعری ایک بھڑکتی ہوئی
ے ہے جس کے شعلے باریک سے باریک سوراخ میں بھی نمودار ہو جاتے
ں اور اگر باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاتے تو ان سے پیدا ہونے والی
ھاپ اپنے ظرف کو توڑ دیتی ہے اور اس کوہ آتش فشاں سے عالم
ئنات گرج اٹھتا ہے۔"

شاعر کے قلم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت قائد ملت ارشاد
ا تے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ انقلاب امم میں خطیب کی زبان مجاہد کی
وار اور مدبر کے دماغ کے ساتھ شاعر کا قلم بھی کام کرتا رہا ہے۔ شاعر
ے ماحول سے متاثر ہوتا ہے اور کاغذ پر اپنے فکر و تامل کا نچوڑ چند منظوم الفاظ
ں مرتسم کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ وہی چند الفاظ روح عمل اور حیات ملل بن جاتے
ں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو قدرت کے اس عطیہ کو آلۂ نشاط بنانے کی بجائے سبب
ت بنا لیتے ہیں۔

آخر میں میرا خوشگوار فریضہ ہے کہ میں ان اصحاب کا شکریہ ادا کروں جنھوں
ا اس کتاب کی تیاری اور اشاعت میں میری مدد فرمائی۔

مولوی شاہ عالم خاں صاحب بطور خاص میرے شکریہ کے مستحق ہیں جن سے
حضرت قائد ملت کا ربع غیر مطبوعہ کلام ملا۔ حضرت قائد ملت کے فرزند آغوشی

جناب نصیب خاں صاحب، جناب سرور خاں صاحب، جناب محمد اسحاق صاحب جناب سردار علی خاں صاحب (سابق اراکین بلدیہ) مولوی سید جلال صاحب مہر جناب سید رضا صاحب پروڈیوسر لیس آر فلمز، جناب الحاج مولوی لیسین خاں صاحب مالک روز کمپنی، جناب یوسف علی خاں صاحب، مرزا ذاکر علی بیگ صاحب جناب عبدالقادر صاحب ٹائپسٹ، جواں سال آرٹسٹ جناب ایم اے غفار صاحب جناب بشیر قاضی صاحب کی خصوصی دلچسپی و ہمدردی نے میرے اس مشکل کام کو میرے لیے اپنے پر خلوص تعاون سے آسان بنا دیا۔

میرے عزیز دوست جناب سیٹھ ابراہیم بن عبداللہ صاحب مستقلی نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی بڑی معاونت فرمائی۔

نذیر الدین احمد
(سابق رکن بلدیہ)
چیلہ پورہ حیدرآباد ۲

رفعتِ شانِ احمدی

اے کہ ترے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود تھا وجہ وجودِ کائنات
اے کہ ترا سرِ نیاز حدِّ کمالِ بندگی
اے کہ ترا مقامِ عشق قرب تمام عینِ ذات
اے کہ تری زباں سے ربِّ قدیر گلفشاں
وحئ خدائے لم یزل تھی تری ایک ایک بات
اے کہ تو فخرِ آدمی، واقفِ سرِّ عالمی
لوح و قلم سے بے نیاز تیرے علوم شش جہات
تیرے عمل سے کھل گئیں تیرے بیاں سے حل ہوئیں
منطقیوں کی الجھنیں فلسفیوں کی مشکلات
خوگرِ بندگی جو تھے تیرے طفیل میں ہوئے
مالکِ مصر و کاشغر، وارثِ دجلہ و فرات
مجھ سے بیاں ہو کس طرح رفعتِ شانِ احمدی
تنگ مرے تصوّرات پست مرے تخیلات

نذرِ بارگاہِ رسالتؐ

والضحیٰ تفسیرِ روئے مصطفیٰ
ہست واللیل عکسِ موئے مصطفیٰ
کرد روشن تیرہ دانِ قلب را
شمعِ داغِ عشقِ روئے مصطفیٰ
آستانِ اوست سجدہ گاہِ خلق
کعبہ کعبہ است کوئے مصطفیٰ
بیند ابلیسِ لعیں گر روئے او
کرد سجدہ راست سوئے مصطفیٰ
خلق عاصی می تپد پروانہ وار
در فراقِ شمعِ روئے مصطفیٰ

کیا مجھ بے نوا فقیر کے پاس

نوٹ:۔ ۸ رہمن ۱۳۴۹ف بمقام احمد پور ضلع بیدر میں تقریر کے بعد قائد ملت ٹاؤن ہال تشریف لائے بے حد متاثر تھے اور اس وقت ذیل کے اشعار موزوں فرمائے گئے۔ (مرتب)

کیا مجھ بے نوا فقیر کے پاس
ایک دلِ دردمند لایا ہوں
خمِ طیبہؐ سے بچ رہی تھی کچھ
شیشۂ دل میں بند لایا ہوں
ہمرہانِ رمیدہ خو کے لیے
آنسوؤں کی کمند لایا ہوں
ربِّ اعلیٰ کے پوجنے والو
مژدۂ سر بلند لایا ہوں
تیرے احساں کے شکریے کے لیے
دلِ احسان مند لایا ہوں

ہم کس کو تیرے بعد کہیں آفتابِ علم

نوٹ:۔ بحر العلوم علامہ شمسیؔ استاد حضرت قائدِ ملت نواب بہادر یار جنگؒ کی وفات حسرت آیات کی تعزیت میں جناب تسکینؔ صاحب کے مکان واقع کاچی گوڑہ پر ایک مشاعرہ منعقد کیا گیا تھا۔ طرح مصرعہ "زیرِ زمیں غروب ہوا آفتابِ علم" مقرر تھا۔ قدرداران حضرت شمسیؔ کی اس علمی مجلس میں حضرت قائدِ ملت نے اپنے محترم استاد کی خدمت میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا جو ہدیۂ ناظرین ہے۔ (مرتب)

ہم کس کو تیرے بعد کہیں آفتابِ علم
اے فخرِ قوم شمسیؔ عالی جنابِ علم

سینہ میں تیرے سیر معارف تھے بے شمار
گنتی کہاں کی اور کہاں کا حسابِ علم

ساقی کا اپنے سب پہ برابر رہا کرم
بٹتی رہی ہے سب میں برابر شرابِ علم

دُنیائے علم میں ہے قیامت کا اضطراب
مشرق میں ہو رہا ہے غروب آفتابِ علم
کیوں زیر و بم سے خالی فضائے کمال ہے
کیا تیرے ہاتھ ہی کے لیے تھا رُبابِ علم
تجھ میں علومِ ظاہر و باطن ہوئے تھے جمع
لاریب تیری ذات تھی لب لبابِ علم
ہے ہوش ہم میں ماہ صفت جلوہ گر مگر
تجھ کو کہاں سے پائیں ہم اے آفتابِ علم
اب خَلق کس کے سامنے پھیلائے جا کے ہاتھ
ہیں تین پشت سے وہ ترا فیض یابِ علم

-۰:۰-

بیگم صاحبہ کے نام منظوم خط

CARLTON HOTEL
NEW STRECT BAGHDAD (IRAQ)

بغداد شریف - ۱۱ رمہر سنہ ۱۳۴۲ف روز شنبہ

عزیز از جان بیوی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف کی زیارتوں سے فارغ ہو کر پرسوں رات کو بغداد واپس آیا تو ہوٹل والے نے تمھارا تیسرا خط دیا جو دمشق اور استنبول کے خطوط کے بعد گزشتہ تین ماہ کی مدت میں ملا۔ وہ خط جو تم نے ۱۴ ربیع المنور کو لکھا تھا اس خط کو پڑھ کر مسرت اور غم کے دوگونہ جذبات سے قلب معمور ہو گیا اسی حالت میں چند شعر زبان سے نکل کر کاغذ پر نقش ہو گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

بہادر یار جنگ

میری [illegible] اے مرے دل کا سرور
میری عزت اور میرے گھر کا نور

اے میرے آرام وراحت کی جلیس
اے میرے وقتِ مصیبت کی انیس
تجھ کو بخشے ہیں خدا نے وہ صفات
تیرے دم سے رونقِ بزمِ حیات
دینداری تیری مشہورِ انام
اور صداقت تیری ایک عادت کا نام
مکر سے تیرا تدبر پاک ہے
تیرے آگے کذب روبرخاک ہے
جب زمانہ میرا دشمن ہو گیا
ایک تجھ میں تھا خلوصِ بے ریا
دن بُرے لائے تھے جب تقدیر نے
دستگیری کی تری تدبیر نے
میری خاطر ہوش کھونا یاد ہے
تیرا راتوں کو نہ سونا یاد ہے

دامنِ خاکی کو زر سے بھر دیا
میرے ویرانہ کو گلشن کر دیا
پہلے حق نے اور مری تقدیر نے
پھر تیرے ہی ناخنِ تدبیر نے
بادۂ الفت کا ایک پیمانہ ہے
تو اطاعت کیش ہے فرزانہ ہے
تجھ کو رکھے گا خدا ہر وقت شاد
اور تیری بر لائے گا ہر ایک مراد
(انشاءاللہ)

قسطنطنیہ

نوٹ:۔ قسطنطنیہ کے زمانۂ قیام میں نواب صاحب نے
حسب ذیل نظم موزوں فرمائی تھی۔ (مرتب)

میزبانی جس نے کی تھی سرورِ کونین کی
تیری دیواروں کے نیچے ہے وہ تیرا مہماں
گود میں پل کر بڑا تو شاہِ قسطنطین کے
تجھ میں پوشیدہ ہے بیزنطینوں کی داستاں
تیری رفعت کا پتہ دیتے ہیں مینارے ترے
اور تیری مسجدیں ہیں تیری عظمت کے نشاں
وہ جزیرے جن میں آدم آکے جنت بھول جائیں
اور وہ چشمے جن پہ ہو تسنیم و کوثر کا گماں
ہاں نہ بھولیں گے نہ بھولیں گے نہ بھولیں گے کبھی
وہ جبالِ سبزپوش اور گل بداماں وادیاں

مرگِ آرزو

حضرت قائدِ ملت نے اپنی شیر خوار اکلوتی صاحبزادی کی وفات کی اطلاع ملنے پر ایک تبلیغی دورے سے واپس ہوتے ہوئے یہ ناتمام مرثیہ تحریر فرمایا تھا (مرتب)

تری زمیں پہ سبھی بس رہے ہیں اے اللہ
اگر کنیز بھی جیتی تو کون مشکل تھا

یہ فیلِ مست، یہ شیر ثریاں یہ اسپ قوی
ترے کرم سے سبھی پا رہے ہیں رزق اپنا

سہارا ان کی ضعیفی کا ہے تری قوت
یہ ناتواں مگس اور یہ مور بے مایا

ہزار حسن و نزاکت کے باوجود بھی گُل
چمن میں کھلتا ہے ہنستا ہے اور بُو دیتا

میں مانتا ہوں کہ میری کنیز نازک تھی
مگر تھی دامنِ حیّ و قوی سے وابستا

بنا کے بات مری پھر بگاڑ دی تو نے
مری اُمید کی دُنیا اجاڑ دی تو نے

(۲)

تری ہوا میں جی بھر کے اس نے سانس لیا
تری زمیں پر ابھی پاؤں بھی نہ رکھا تھا
لب آشنائے تکلم ہوئے نہ تھے اس کے
فضا میں نغمۂ آغوں ابھی نہ گونجا تھا
ترے ستاروں کو دیکھا نہ تھا ابھی اس نے
نہ سوئے بدر کبھی ہاتھ اس کا پھیلا تھا
مری دوات لنڈھائی نہ تھی ابھی اس نے
مری کتابوں کو اس نے ابھی نہ پھاڑا تھا
نہ اس کو اپنے پرائے کی تھی تمیز ابھی
نہ اس نے درسِ محبت کسی سے پایا تھا
مری صدا پہ مگر کیوں وہ چونک جاتی تھی
مری طرف سے نظر کیوں نہ پھر ہٹاتی تھی

آپ چاہیں گے تو اللہ کی رحمت ہوگی

حضرت قائد ملت نے اپنے قیام جاگیر لال گڑھی کے دوران ۲۴ جون ۱۹۲۸ء کو نماز عصر کے بعد دائرہ جاکر حضرت بندگی میاں شاہ نصرت جو ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں کی زیارت کی واپسی میں ذیل کی غزل موزوں ہوئی۔ غزل کی وجہ تحریک کے بارے میں حضرت قائد ملت نے اپنی ڈائری میں درج فرمایا ہے کہ "آج دائرہ سے واپس آتے ہوئے احمد شریف نے ایک مصرعہ اپنی طرف سے کہا کہ "پیر نصرت سے امید کہ نصرت ہوگی" طبیعت موزوں تھی نہ صرف میں نے اس مصرعہ کو شعر کر دیا بلکہ ایک ہی نشست اور آدھے گھنٹے میں چودہ (۱۴) شعر کی ایک پوری غزل کہہ دی۔ چند شعر درج ذیل ہیں:"

پیر نصرت سے ہے امید کہ نصرت ہوگی
کام بن جائیں گے اور دور مصیبت ہوگی
میں پلٹ کر بھی نہ دیکھوں سوئے گنج قارون
تیری الفت سے بڑی کونسی دولت ہوگی

میں کہاں اور کہاں بارگہِ ربِّ علیٰ
آپ چاہیں گے تو اللہ کی رحمت ہوگی

آج تک صبح ترے روضہ میں شرماتی ہے
کیا ترے روئے منوّر کی صباحت ہوگی

سجدہ گاہِ ملک وجن و بشر ہے اب تک
آہ کیا شانِ درِ حضرتِ نصرت ہوگی

جاگ اٹھیں جو مقدّر تو تعجب کیا ہے
خلق پر بھی تو کبھی نظرِ عنایت ہوگی

وصل ہر سجدۂ نماز ہے آج

نوٹ:- یہ اشعار قائدِ ملت نے حیات نگر کے بنگلے میں
اپنے احباب کے اصرار پر برجستہ ارشاد فرمائے تھے (مرتب)

ناز منت کشِ نیاز ہے آج
مصطفےٰ پردہ دارِ راز ہے آج
ساقیا دے کہ ٹل نہ جائے وقت
دخترِ زر کے لیے جواز ہے آج
آج ارزاں ہیں یار کے جلوے
وصل ہر سجدۂ نماز ہے آج

ناقص بھی مدینہ کا کامل نظر آتا ہے

نوٹ :- کولمبو جاتے ہوئے قائد ملت نے یہ اشعار موزوں فرمائے تھے

یہ تیرِ ستم کس کی چٹکی سے چھٹا یارب
یاں جو نظر آتا ہے بسمل نظر آتا ہے
حسرت ہی رہی دل کو طوفاں سے الجھنے کی
دو چار ہی غوطوں میں ساحل نظر آتا ہے
لیلیٰ کے تصوّر میں یہ دشت جنوں سارا
ناقہ نظر آتا ہے، محمل نظر آتا ہے
دنیائے سیاست کے کامل بھی ادھورے ہیں
ناقص بھی مدینہ کا کامل نظر آتا ہے
اقلیم خطابت کا بدلا ہوا نقشہ ہے
اقلیمِ سخن بھی اب شامل نظر آتا ہے

روئے تو قبلہ گاہ ہے کوئے تو سجدہ گاہ ہے

نوٹ :۔ حضرت قائد ملت کا فارسی کلام بہت کم ہے
جو دستیاب ہو سکا وہ شریک کتاب ہے
(مرتب)

در کوئے تو نشستم با حالت تباہے
زیں حسرتے کہ شاید بر من کنی نگاہے
رویم بسوئے رویت خاکم بخاک کویت
روئے تو قبلہ گاہ ہے کوئے تو سجدہ گاہ ہے
بر جان عاشق خود این ظلم و جور تا کے
تا چند این تغافل اے شوخ کج کلاہ ہے

—— ⁘ ——

کفِ قاتل میں خنجر دیکھتے ہیں

ذیل کے تین شعر قائدِ ملّت نے اپنی ڈائری بابت اکتوبر ۱۹۲۷ء
و نومبر ۱۹۲۸ء کے آخری صفحہ پر جو خاکی رنگ کا ہے
پنسل سے تحریر فرمائے تھے (مرتب)

کفِ قاتل میں خنجر دیکھتے ہیں
جُدا ہم جسم سے سر دیکھتے ہیں
خیالِ آتشِ رخ بھی غضب ہے
ہم آنسو کو بھی اخگر دیکھتے ہیں
ستم ہے تیرِ مژگاں کا تصوّر
سرِ مو کو بھی نشتر دیکھتے ہیں

باغِ ارباب

حضرت قائد ملّت نے ارباب محمد کرم علی خاں صاحب کو ۱۵ر جولائی ۱۹۴۲ء میں ان کے بلوچستان کے پتے پر حسب ذیل خط لکھا تھا۔ خط کا صرف اتنا ہی مضمون درج ذیل کیا جا رہا ہے جو حضرت قائد ملت کے اشعار کی وجۂ تحریک سے متعلق ہے (مرتب)

۹ر شہریور ۱۳۵۱ف م ۱۵ر جولائی ۱۹۴۲ء

ارباب محمد کرم خاں صاحب

بلوچستان

مکرمی! افسوس ہے کہ آپ کے باغ کو میں نے جی بھر کر نہیں دیکھا لیکن شام کے جھٹپٹے میں اور خود پھولوں سے پیدا ہونے والی دلکش

روشنی میں جو کچھ دیکھا وہ جنّت نگاہ تھا۔ جو فی البدیہ شعر آپ کے باغ کی تعریف میں کہے تھے افسوس کہ ان میں اضافہ نہ کر سکا۔ اپنی یادگار کے طور پر ان کو ذیل میں درج کر رہا ہوں۔

ایک دنیائے رنگ و بو دیکھی

باغِ جنّت کو رشک آجائے
باغِ ارباب کو اگر دیکھے
دلکشی یہ کہیں نہیں دیکھی
باغ ہم نے بھی بیشتر دیکھے
کہیں نرگس لڑا رہی تھی آنکھ
کہیں خنداں گلاب تر دیکھے
ایک دنیائے رنگ و بو دیکھی

اہلِ محفل ہیں گوش بر آواز

یاس اُمید بے بدل
قاصدِ تیز گام آتا ہے
یہ کہاں تجھے نصیب عاشقِ زار
یار بالائے بام آتا ہے
مژدہ اے میکشانِ مست الست
ساقی بادہ بجام آتا ہے
اہلِ محفل ہیں گوش بر آواز
خلق شیریں کلام آتا ہے

لوگ کہتے ہیں غزل یہ کسی استاد کی ہے

نوٹ: ذیل کی غزل کے اشعار کے بارے میں حضرت قائد ملت اپنی ڈائری میں (۱۹۲۷ء) تحریر فرماتے ہیں " رات شاہ میرپٹ کے بنگلے پر بسر کی۔ اس مصرعۂ طرح پر "گھُٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے"۔ میں نے اور مولوی محمد عبداللہ صاحب نے صرف ایک گھنٹہ میں غزلیں کہیں۔ میری غزل کے چند شعر یہ ہیں جو مجھے پسند نہیں ہیں۔"

میرے فریاد کے انداز اڑائے کس نے
ہاں میں سمجھا یہ صدا بلبل ناشاد کی ہے

قبر پر بھی میری آئے ہو تو ہیں ساتھ رقیب
حد بھی ظالم! ستم وجور کی بیداد کی ہے

دیکھ عشاق کی فوجوں کو ذرا بام پہ آ
یہ حکومت فقط اک حسنِ خدا داد کی ہے

خوب دکھلائے کمال آج میاں خلق نے بھی
لوگ کہتے ہیں غزل یہ کسی استاد کی ہے

-۰-

سنبھل جائیں میں آگ برسا رہا ہوں

نوٹ: حضرت قائد ملت نے بمقام کلیانی مورخہ ۲۱ر شوال ۱۳۵۰ھ حسب ذیل اشعار موزوں فرمائے تھے
(مرتب)

تری رحمتوں کے تصوّر کا صدقہ
گنہگار ہو کر بھی اترا رہا ہوں

بھڑکتی ہوئی ایک بھٹی ہے یا دل
جہانِ فسردہ کو گرما رہا ہوں

کوئی جا کے خاشاکِ باطل سے کہہ دے
سنبھل جائیں میں آگ برسا رہا ہوں

کہاں ہے بُرا کہنے والے ادھر آ
کہ میں بزمِ ہستی میں پھر آ رہا ہوں

تیری بے نیازی کا پرتو ہے مولا
کہ سب کچھ لٹا کر بھی شرما رہا ہوں
تیرے آستاں پر جبیں کو جھکا کر
میں اب اور ہی کچھ ہوا جا رہا ہوں
نفس کی شد آمد سے ہوتا ہے ظاہر
کہ مر مر کے ہر دم جیا جا رہا ہوں
کسی کے ستم پر میری مسکراہٹ
میں ہنس ہنس کے گویا ستم ڈھا رہا ہوں

— ⁂ —

خونِ مسلم سے دکن کی سرزمیں ہے لالہ زار

دیدنی ہے رقصِ بسمل آسرِ بام آ کے دیکھ
امتحاں ہے آج تیرے عاشقِ جانباز کا
بیخودی نے کردیا دُنیا و مافیہا سے دور
دل ممنون چشمِ مستِ ساقیِ طنّاز کا
ہے خدا کی دین تقریر و خطابت کا کمال
کیا اتارے گا کوئی چربہ میرے انداز کا
مردہ دل پاتے ہیں جانِ تازہ نغموں سے مرے
ایک پردہ ہوں حیاتِ سرمدی کے ساز کا
خونِ مسلم سے دکن کی سرزمیں ہے لالہ زار
ہر گُل تر آئینہ دار اک شہیدِ ناز کا

دیکھتا ہے کرمک شب تار خورشید کے خواب
ہے کبوتر کو بھی دعویٰ ہمسریٔ باز کا
اور شاہانِ جہاں مست مئے پندار ہیں
ان پہ جادو چل گیا ہے حرص دنیا ساز کا
اے خدائے مصطفیٰ اے ربِّ کعبہ کچھ تو بول
حشر کیا ہوگا تری اس آخری آواز کا

-۰:۰-

چمن زارِ دکن کو اپنے خونِ دل سے سینچا ہے

عطا کی ہے نظر اللہ نے کچھ ہوشیار ایسی
میں بتخانے میں جاکر نورِ عرفاں دیکھ لیتا ہوں

حریفِ تنگ دل ہنس ہنس کے جو کانٹے دکھاتا ہے
انہی کانٹوں کے اندر میں گلستاں دیکھ لیتا ہوں

حیاتِ پُرمحن جس کو سبھی دوزخ سمجھتے ہیں
اسی دوزخ کو میں جنت بداماں دیکھ لیتا ہوں

نہیں آتے نہ آئیں پردہ اطلاق سے باہر
جب آنکھیں بند کرتا ہوں خراماں دیکھ لیتا ہوں

چمن زارِ دکن کو اپنے خونِ دل سے سینچا ہے
چھٹے گا کیسے مجھ سے یہ گلستاں دیکھ لیتا ہوں

مرادورِ قدح نوشی نہ آئے بزم میں جب تک
بجھے گی کس طرح شمع شبستاں دیکھ لیتا ہوں

--:--

رُباعیات و قطعات

حضرت قائدِ ملت نے جو رباعیات یا قطعات ارشاد فرمائے اور جو ہمیں دستیاب ہو سکے ہدیۂ ناظرین ہے (مرتب)

دسمبر ۱۹۴۳ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کراچی میں اختتامی تقریر کر کے واپس جاتے ہوئے حضرت قائدِ ملت نے یہ رباعی ارشاد فرمائی تھی جس میں آپ نے اپنی اعلیٰ خطابت پر ناز فرمایا ہے حضرت قائدِ ملت ایک خطیب سحرالبیان اور شہنشاہ خطابت تھے جب وہ تقریر کرتے تو سامعین کے قلوب ایک آلۂ بے روح کی طرح ان کے قبضۂ قدرت میں ہوتے اسی حقیقت کا اظہار اس رباعی میں ہے اس طرح یہ رباعی اظہار حقیقت کی حامل ہے (مرتب)

آگاہِ رموزِ دینِ فطرت ہوں میں
کچھ مجھ سے سنو لسانِ اُمت ہوں میں
میں خطبہ سرا انہیں تو سوفی ہے بزم
شاہنشاہِ اقلیمِ خطابت ہوں میں

دسمبر ۴۳ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کراچی میں اختتامی تقریر کر کے واپس ہوتے ہوئے حضرت قائدِ ملت نے یہ رباعی موزوں فرمائی تھی پہلی رباعی میں جو اگرچہ اظہارِ حقیقت کی حامل تھی۔ ایک بات جو شانِ عبدیت کے خلاف تھی اور عطا کی جگہ چونکہ استحقاق نے لے لی تھی اس لیے ذیل کی رباعی میں استحقاق کی نفی کی ہے۔ (مرتب)

دولت کو جہاں کی آنی جانی سمجھو
عزت کو خدا کی ایک نشانی سمجھو
اتراؤ نہ اپنی خوش بیانی پر خلق
اس کو بھی خدا کی خوش بیانی سمجھو

نوٹ:۔ قائدِ ملت نے احمد نگر کے دورے کے موقعہ پر یہ قطعہ موزوں فرمایا۔ (مرتب)

شاہانِ سلف کی یادگاریں دیکھیں
مینار و مساجد و مزاریں دیکھیں
دل محو ہوئے خیالِ عہدِ ماضی ہے آج
ہنگامۂ خزاں میں وہ بہاریں دیکھیں

--۔۔--

نوٹ :- ریل میں کھنڈالا گھاٹ سے گزرتے ہوئے حضرت قائدِ ملت نے یہ قطعہ موزوں فرمایا تھا۔ تاریخ درج نہیں ہے۔
(مرتب)

ایک نغمہ ہے ریل کی روانی میں بھی
ایک نغمہ ہے بہتے ہوئے پانی میں بھی
ایک ساز ہے کائنات سچ پوچھو تو
کچھ لطف ہے جہانِ فانی میں بھی

نوٹ :- کھنڈالا گھاٹ بمبئی سے واپسی کے دوران حضرت قائدِ ملتؒ نے بتاریخ ۹ر شہریور ۱۳۴۹ف حسبِ ذیل رباعی موزوں فرمائی تھی (مرتب)

ہر بانگ ہے نغمہ گوش اگر شنوا ہے
ہر شے ہے حسیں دیدہ اگر بینا ہے
گر حُسنِ ازل سے دل کی دُنیا معمور
ہر جنبشِ چشم ایک نیا جلوہ ہے

-○-

جس شخص کی عادت ہی جگر سوزی ہو
کیا خاک اسے لطفِ جہاں روزی ہو
آفاق میں لطف ڈھونڈنے والے سُن لے
آگاہ مذاقِ لطف اندوزی ہو

رد ہو نہ سکا کسی سے دعویٰ تیرا
شاہوں کے بھی کان میں تھا حلقہ تیرا
ایمان کے کھیت تجھ سے سرسبز ہوئے
تھا منتظر ایک زمانہ شاہا تیرا

شمع رُخِ محبوبِ ازل کی تصویر
میں ہوں لبِ خلّاقِ جہاں کی تقریر
فطرت ہے مجھے بنا کے اب تک نازاں
کیا میری بنائے گا مصوّر تصویر

۵/۵ .. شولاپور

نوٹ :- یادگار یومِ خود مختاری کے جلسے میں مجلس اتحاد المسلمین کے ایک پُرخلوص کارکن جو بعد کو (آخری) صدر مجلسِ اتحاد المسلمین ہوئے ایک فی البدیہہ رباعی حضرت قائدِ ملّت کی خدمت میں پیش کی جو یاس انگیز تھی۔ قائدِ ملّت نے ایک نظر دیکھا فوراً مسکرائے جیب سے قلم نکالا اور اسی کاغذ کی پشت پر فی البدیہہ یہ اشعار لکھ دیئے۔ (مرتب)

کیوں اپنا قفس دیکھ کے ناشاد ہے تو
مایوس جو ہو گیا تو برباد ہے تو
گر دل ترا آزاد ہے اے صیدِ قفس
آزاد ہے آزاد ہے آزاد ہے تو

-:o:-

نوٹ :۔ ذیل کے قطعہ کے پس منظر کے بارے میں حضرت قائدِ ملت تحریر فرماتے ہیں کہ "آج حضرت سیّد[۱] اسعدؒ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے وقت ایک قطعہ موزوں ہوا تھا جو مجھے بہت پسند ہے۔"

قائدِ ملت کی ڈائری ۲۶ / اگست ۱۹۲۸ء

گناہگار ہوں میں شرمسار آیا ہوں
نگاہِ لطف کا امیدوار آیا ہوں
سُنا ہے آکے یہاں دل کو چین ملتا ہے
ادھر بھی دیکھ کہ میں بیقرار آیا ہوں

[۱] یہ ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں اور آپ کا مزار مبارک لال گڑھی میں واقع ہے۔ (مرتب)

بکھرے موتی

حضرت قائدِ ملت نے مختلف موقعوں پر جو شعر کہے وہ پراگندہ کاغذات پر موجود ہیں ان ہی پراگندہ کاغذات سے یہ یکجا کیے گئے ہیں۔ وہ اشعار جو قومی یا مذہبی انداز کے ہیں ہدیۂ ناظرین ہیں۔ (مرتب)

نوٹ:۔ حضرت قائدِ ملت کو سیاست کے میدان سے علیحدہ رکھنے کے لیے ایک سیاسی چال کے تحت جس وقت والیٔ ریاست حیدرآباد نواب میر عثمان علی خاں نے فرمان جاری کیا کہ جاگیردار طبقہ کا کوئی فرد سیاست میں حصّہ نہیں لے سکتا تو حضرت قائدِ ملت نے اپنی جاگیر اور خطاب والیٔ ریاست کو لوٹا دیا۔ ہمدردوں نے جب وجہ دریافت کی تو اس وقت حضرت قائدِ ملت نے اپنے مخلصوں کو یہ منظوم جواب دیا۔ ~

آگئے تھے برق کی زد میں تمام اہلِ چمن
ہم نے اپنے آشیانے کو مقابل کر دیا!

نوٹ:۔ میسور میں ایک مقام چاہ منڈی ہل ہے۔ رات کے وقت اس بلند مقام سے میسور کا نظارہ بڑا دلکش دکھائی دیتا ہے اور روشنی کے قمقمے تاروں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے ہیں اسی منظر سے متاثر ہو کر حضرت قائدِ ملّت رح نے برموقعہ یہ شعر موزوں فرمایا تھا (مرتب)

اے آسماں دیکھا انساں کی طاقتوں کو
میسور کی زمیں پر تارے چمک رہے ہیں

نوٹ:۔ اطاعت امیر کے زیرِ عنوان تقریر کرتے ہوئے حضرت قائدِ ملّت نے اپنا ایک شعر پڑھا تھا۔ اسی تقریر کا متعلق جز بغرض معلومات و دلچسپی ہدیۂ ناظرین ہے۔ (مرتب)

...". اور جب سے ہم نے اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنے لیے جدا جدا مرکز بنا لیے ایک کو بڑا بنانے اور اس کی بات ماننے کی عادت چھوڑ دی اپنے آپ کو سب سے بڑا اور اپنی رائے کو

واجب التعمیل سمجھا وہی دن ہے اور آج کا دن کہ ہم ہیں اور
غلامی ہمارا سر پر غرور ہے اور سنگ ذلت و خواری جس
سر نے اپنوں کے سامنے جھکنا گوارا نہ کیا اس کو فطرت کے اٹل قوانین
نے غیروں کے سامنے جھکایا اور پوری رسوائی کے ساتھ جھکایا۔
میں شاعر نہیں ہوں مگر کبھی جذبات قلب شعر کی صورت میں ظاہر
ہو جاتے ہیں۔ اسی مضمون کو ایک دفعہ بگڑ کر یوں ادا کیا تھا ممکن
ہے کہ آپ کو پسند آئے سے ۔۔۔"

غیر کے جوتے زمانہ اس سے کرواتا ہے صاف
جس کو اپنے بھائی کی جائز اطاعت عار ہے

بحوالہ سیاسی تقاریر لسان الامت نواب بہادر یار جنگ ——— صفحات ۵۴ و ۵۵

جوانانِ گماں پرور سے جاکر کوئی یہ کہہ دے
یقینِ مرد مومن ہی کلیدِ کامرانی ہے

یاس کا میرے پاس ذکر نہیں
میرا دل ہے اُمید کی بستی

غمِ ہستی کے طوفانوں سے بازی کر چکا ہوں میں
فلک اپنی جبینِ پُرشکن سے کیا ڈراتا ہے

یاس ہے کُفر، مردِ مُسلم کو
استقامت ہمارا ایماں ہے

یا دل بے مدعا دے دے مجھے
یا خدائی کو بنا میرا غلام

یا تو سرتاجِ دو جہاں کر دے
یا ہوس ہی نہ رکھ میرے دل میں

یہہ تیرے دوزخ و جنت مجھے نہیں بھاتے
کہ ان کی وجہ سے بے ذوق میرے صوم و صلواۃ

ہمیں کیا سروکار کہ تیرے جو جی میں آئے کر
مگر اتنی تمنا ہے نقاب رُخ الٹ دینا

یہ ذوق بیخودی عاشقانِ دیدہ گداز
تیرے حریم کے پردوں کو کر رہی ہو گا چاک

یوں تو خاموش ہوں ہر بال ہے گویا میرا
میرے سُننے کے لیے چاہیے گوشِ شنوا

یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے ادھر بھی ہے ادھر بھی ہے
تیرے جلوؤں سے خالی ہے کوئی گوشہ زمانے کا ؟

حضرت قائد ملّت لاولد تھے۔ ذیل کے مصرعے میں اسی طرف

اشارہ ہے۔ (مرتب)

"مشہور ہے بے باری شمشاد چمن میں"

اشعارِ غزل

نوٹ:۔ حضرت قائدِ ملت نے مختلف موقعوں پر جو اشعار غزل تحریر فرمائے وہ پراگندہ کاغذات پر موجود ہیں۔ ان ہی پراگندہ کاغذات سے یہ اشعار یکجا کیے گئے ہیں جو ہدیۂ ناظرین ہیں۔ (مرتب)

یہ کیسی بیخودی چھائی ہوئی ہے سارے عالم پر
میں ان کو پوچھتا ہوں وہ ترا رستہ بتاتے ہیں

یوں تو ہنگامِ خزاں میں ہی پریشان ہوا
پر تری یاد بنی باغِ تصوّر کی بہار

یار کی خاطر مجھے رسوائی بھی منظور ہے
اک ذرا وہ مسکرا تو دیں لبِ بام آ کے آج

ٹالنا چاہے تھے وہ مجھ کو
میں نے سر آستاں پہ ٹیک دیا

یخ بستہ ہو گئے ہیں حریفانِ تنگ دل
دیکھیں جو مجھ سے آپ کی یہ گرم جوشیاں

یار کی دل نوازیوں کو دیکھ
بھول جا بے قراریاں اے دل

یہ میں نے کیا کہا تھا بے خودیِ دیدِ جاناں میں
الٰہی کاتبِ تقدیر اس کو بھول ہی جائے

یہ نہ پوچھ شبِ فراق تھی کیا
ایک کالی بلا تھی سینہ گداز

نامِ خدا ابھی تو ہوئے ہیں جوان وہ
اب اہلِ دل دلوں کی حفاظت کیا کریں

یا کے شعروں نے کر دیا ہے تنگ
آج ہے خوب عقل و فکر کی جنگ

یار کی تصویر کھینچی جائے گی
یعنی ممکن ہو گا اب امرِ محال

اور قاصد کہہ رہا ہے آج وہ آنے کو ہیں

فہرست مطبوعات بہادر یار جنگ

نگارشات بہادر یار جنگ

مرتبہ مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

اس کتاب میں حضرت قائد ملت کے ۲۳ مختصر مضامین کے علاوہ رائے، تبصرے، پیام اور تعارف شریک کتاب ہے۔ یہ پہلی باران بکھرے ہوئے موتیوں کو بڑی محنت و تلاش کے بعد یکجا کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ کی پہلی کڑی ہے

خوبصورت دورنگی سرورق (بلاک پرنٹ) ۵ تصاویر ۱۱۲ صفحات قیمت ۱ روپیہ ۵ پیسے

خطوط بہادر یار جنگ

مرتبہ مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ کی دوسری کڑی

حضرت قائد ملت کے ۹۲ خطوط پر مشتمل ہے۔ ان خطوط کے مطالعہ کے دوران آپ کو ماضی کے سیاسی معاشی ادبی اور ثقافتی تحریکوں کے بارے میں ماضی کے گم شدہ حقائق کا سراغ ملے گا

۱۱۲ صفحات، دورنگی سرورق (بلاک پرنٹ)

قیمت: ایک روپیہ ۵ پیسے

بہادر یار جنگ کے خطوط مشاہیر کے نام

مرتبہ مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ۳ اس کتاب میں حضرت قائد ملت کے ۴۸ خطوط شریک ہیں جو نواب صاحب نے قومی مسائل کے سلسلہ میں مشاہیر کے نام لکھے۔

۳۱۴ صفحات، خوبصورت دو رنگی سرورق (بلاک پرنٹ) قیمت :- دو روپے

بہادر یار جنگ کا سفر نامہ بلاد اسلامیہ (۱۹۳۱ء)

مرتبہ مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ۴ ۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں حضرت قائد ملت نواب بہادر یار جنگ نے عراق، فلسطین، انگورہ، وسط ایشیا، ایران، ترکی، افغانستان کے چپہ چپہ کو اپنے دیدہ عبرت نگاہ اور چشم بینا سے دیکھا۔ مسلم ممالک کے حال و احوال سے آگاہی حاصل کی۔ مسلم عمائدین اکابرین سے رابطہ اسلامیہ کے خاکے اور مسلمانوں کے مشترکہ مسائل پر گفتگو فرمائی۔ سربراہان حکومت، رہنمایان ملت اور بادشاہان وقت میں یوسف حکمت سفیر ترکی، عصمت پاشاہ، نادر شاہ، شاہ امان اللہ خان، ام المصریین زاد غلول خانم، مفتی اعظم امین الحسینی، شاہ ابن سعود وغیرہ سے ملاقاتیں فرمائیں۔ دوران سفر نواب صاحب نے اپنے تاثرات سفر کو اپنی یادداشت میں محفوظ فرمایا تھا اس طرح یہ تاثرات بلاد اسلامیہ کی سیاسی، مذہبی اور معاشرتی حالات کا مکمل عکس ہیں اب زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں یہ تاریخی دستاویز ۱۲ عنوانات ۶، ۳ صفحات پر مشتمل ہے حضرت قائد ملت کے نو نادر سفر نامے سے متعلق تصاویر بھی شریک کتاب ہیں۔

دو رنگی خوبصورت سرورق (بلاک پرنٹ) قیمت صرف دو روپے

خطبات قائد ملّت

لسان الامت بہادر جنگ

مرتبہ: مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ۵ لسان الامت کے نواہم اور معرکۃ الآراء خطبات جن میں اہم مذہبی اور سیاسی خطبات شامل ہیں ان خطبات کے مطالعہ کے بغیر سچ تو یہ ہے کہ آصفی دور کی سیاسی تاریخ نامکمل رہے گی اور ادبی نقطۂ نگاہ سے قائد ملت کے یہ خطبات فن خطابت کے عظیم شاہکار ہیں
۲۰۹ صفحات خوبصورت دو رنگی سرورق (بلاک پرنٹ) قیمت۔ دو روپے

مکتوبات بہادر یار جنگ

مرتبہ: مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ۶ معتمدین و نظماء اور ادارہ جات سرکاری و خانگی کے علاوہ حضرت امجدؔ حضرت خواجہ حسن نظامی، ڈاکٹر زور اور دیگر اہم شخصیتوں کے نام حضرت قائد ملت کے دلچسپ اور اہم ۱۴۴ خطوط پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

مکاتیب بہادر یار جنگ

مرتبہ: مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر جنگ ۷ حضرت قائد ملت کے اپنے رفقائے کار و عمائدین وطن کے نام تحریر کردہ ۱۹۰ دلچسپ و اہم خطوط۔ ان خطوط میں ملک کی قومی و سیاسی ادبی و ثقافتی تحریکوں کے بارے میں حضرت قائد ملت کے گرانقدر و بصیرت افروز ارشادات ہیں۔ ۱۵۴ صفحات خوبصورت سرورق قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

ملنے کے پتے:۔ ادبی ٹرسٹ بک ڈپو۔ کنارہ بینک بلڈنگ۔ عابد روڈ۔ حیدرآباد
نیشنل بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد ● حیدر اینڈ سنس مچھلی کمان حیدرآباد

تاثرات بہادر یار جنگ

مرتبہ: مولوی نذیر الدین احمد میونسپل کونسلر

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ؒ۔ ٩٢ اہم سیاسی اور مذہبی موضوعات پر حضرت قائد ملت کے خود نوشتہ مثلاً تفسیر القرآن، بیت المال، خطبات جمعہ و عیدین، واقعہ کربلا، غازی مصطفیٰ کمال، ملت افغانیہ، کشمیر، سر عبداللہ ہارون، زمانے کی سب سے بڑی پکار، علامہ اقبال، خاکسار تحریک، حکومت برطانیہ اور نظریہ تقسیم ہندوستان، جشن یوم خود مختاری، قائد کی آواز وغیرہ جیسے ۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ اہم موضوعات پر قائد ملت کے گراں قدر خیالات ساتھ ہی اس کتاب میں قائد ملت کے قلم سے تحریر شدہ حضرت قائد ملت کی قائد اعظم محمد علی جناح سے ایک روز کی ملاقات کی مکمل تفصیلات، نظام دکن کے نام اہم ترین سیاسی معروضہ۔

تاثرات بہادر یار جنگ نصف صدی کے اہم سیاسی اور مذہبی مسائل سے متعلق ہے۔ گویا یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس کے مطالعہ کے بغیر دکن کی تاریخ ادھوری رہے گی۔

٢٤٤ صفحات خوبصورت دو رنگی (بلاک پرنٹ) سرورق۔ قیمت: ایک روپیہ ٥٠ پیسے

بہادر یار جنگ ؒ کا غیر مطبوعہ کلام

مرتبہ: مولوی نذیر الدین احمد

سلسلہ مطبوعات بہادر یار جنگ ٩۔ پہلی بار حضرت قائد ملت نواب بہادر یار جنگ المتخلص خلق کا کلام شائع کیا گیا ہے

جس میں نعت، قومی اشعار، قطعات، رباعیات، غزل اور اشعار غزل شامل ہیں

٤٤ صفحات، دو رنگی خوبصورت سرورق (بلاک پرنٹ) قیمت صرف ٥٠ پیسے

ڈوبتے سورج کی قوس و قزح اور سات رنگوں کی دھنک سے زیادہ خوبصورت

شہرت یافتہ رجسٹرڈ

۵۰۵ سنگاپوری لنگیاں

جو

ہندوستان اور بیرون ہندوستان مشہور و مقبول خاص و عام ہیں

505

SINGAPURI

LUNGI

MANUFACTURERS

تتلی کے خوبصورت پروں کی طرح رنگا رنگی خوبصورت ڈیزائنس میں

خوبصورت اور پائیدار لنگیاں

(تیار کنندگان اور اکسپورٹرس)

سراج اسٹور

لاڈ بازار حیدرآباد ۲

گرام: "لنگی"

فون (۵۱۱۱۶)

عروس البلاد میں دلہن کی طرح سجی سجائی دوکان
گھریلو استعمال کے برتن

سلور کانچ چینی کے برتن

پاندان اگالدان ناگردان ٹی سٹ

آئسکریم سٹ ڈنر سٹ کافی سٹ لیمن سٹ

ہر قیمت ہر مزاج اور ہر پسند کے مطابق
دل پسند ڈیزائنس اور من پسند رنگوں میں
مرادآبادی ضروریات کی اشیاء اسٹین لیس اسٹیل
ضروریات زندگی اور شادی بیاہ و تحائف کے لیے
عثمانیہ بازار کی قدیم اور قابل اعتماد دوکان

سیّد غوث اینڈ سنس

جرمن سلور مرادآباد اینڈ اسٹین لیس اسٹیل مرچنٹ
فون نمبر (۴۶۹۷۲)

صنفِ نازک کی دُنیا

محمد علی بیگ کے

لباسِ نوادرہ

خوشنما ساریوں سے سجائی جاتی ہے

فیشن میں پیش پیش ـ سدا بہار رنگ و دلکش ڈیزائنس

چارمینار کے دامن میں

مردانہ و زنانہ پارچہ جات کی مشہور و مقبول دکان

محمد علی بیگ چارمینار

فون دوکان :- ۱۰۱۹ ء   فون مکان :- ۱۷۸۶ ء

ہزاروں کا دل پسند صابن

مینا بار سوپ

ڈھیروں کپڑے اُجلے، چمکیلے

تھوڑے وقت اور تھوڑے صابن میں

ہمیشہ

مینا بار سوپ

استعمال کیجئے

جو آپ کو آپ کے محلہ کے ہر جنرل اسٹور پر

دستیاب ہوتا ہے

مینا بار سوپ

رکاب گنج نزد ہائیکورٹ حیدرآباد

پلاننگ سنٹر

۱ تعمیری نقشہ جات

۲ رجسٹری نقشہ جات

۳ آبرسانی نقشہ جات

۴ سروے اراضیات

۵ تعمیر مکانات

۶ اسٹیمیٹ وغیرہ کے لیے

ہماری ماہرانہ خدمات حاصل کیجئے

پتہ:- ۲۰۳-۵-۲۲ پیتل والی گلی گلزار حوض حیدرآباد۔ اے پی

پروپرائٹر:- عابد شمسیری

چاندنی میں نہائی اور اوس میں بھیگی دلہن کی طرح

خوبصورت آئینہ خانہ

فراشا کیفے اینڈ بیکری

جو

جمالِ یار کے تصوّر سے زیادہ حسین ہے

شہر حیدرآباد کا مایہ ناز

اور

خوبصورت کیفے

فراشا کیفے اینڈ بیکری

چارمینار۔ حیدرآباد

کشمیر سے کنیا کماری تک

اہلِ ذوق کی نظر ٹاٹا ٹیکسٹائل کے پارچہ جات پر ہوتی ہے
خوبصورت رنگوں اور معیاری و خوشنما ڈیزائنس میں گھر بھر کی
ضروریات کے لیے ٹاٹا ملز کے خصوصی شوروم

الکندہ

پر تشریف لائیے

الکندہ میں اوپری منزل پر خواتین کے لیے ایک اور خصوصی زنانہ
شوروم بھی ہے جس میں کشمیر بنارس، کتان کانجی ورم اور
دھرماورم کے علاوہ سلک وکاٹن کی ساڑیوں کا
نایاب انتخاب آپ کا منتظر ہے

الکندہ

ٹاٹا کا عظیم شوروم

پتھر گٹی حیدر آباد۔ فون (۴۳۶۷۱)

جسونت چھاپ اسپیشل ٹیلیفون بیڑی

ٹیلیفون کی طرح مشہور

ٹیلیفون بیڑی

جس کے ہر کش میں لطف و مزہ ہے

سیل ڈپو

ٹولہ عالیجاہ

کنندگان

سونت لال

د بھائی اینڈ کمپنی

UNANI MEDICINE
ZINDA TILISMATH
Relieves Cough • Cold • Coryza • Malerial fever • Head-ache • Cholera • Stomach troubles • all sorts of bodily pains • and scorpion bites.
ALWAYS KEEP A BOTTLE
SOLD EVERYWHERE
ZINDA TILISMATH
TRADE MARK Registered No. 11
HYDERABAD DECCAN

ہر خوشی و مسرت کی تقریب میں

ROSE CO

کی خصوصی پیشکش سے لطف اٹھائیے

شادی کیک، سالگرہ کیک، پلم کیک، اسپنج کیک، بادام پیسٹری، اسپیشل پیسٹری، شیرمال
ٹوسٹ، رول، کریم بسکٹ، اسپیشل توس، ڈبل روٹی، بن، فشانیہ، نمکین اور میٹھے بسکٹ

شہر کی مشہور اور پاکیزہ بیکری

روز کمپنی

چادرگھاٹ حیدرآباد ۲

فون مکان ۵۲۰۳۹

گرام :- "ROSE CO"
شاخ ۳۵۲۰۱، ۳۵۵۵۲

فون دوکان ۴۲۶۴۴